”عاشوراء کا روزہ اور مذہبِ شیعہ“

تحریر: حافظ محمد طاہر

اہل سنت کے ہاں عاشوراء (۱۰ محرم) کا روزہ مشروع ہے، اس سلسلے میں کئی ایک احادیث و آثار مروی ہیں، اسی طرح کتبِ شیعہ میں بھی اس دن روزے کے متعلق مختلف روایات موجود ہیں اور انہیں کی بنیاد پر علمائے شیعہ کے ہاں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔

پہلی روایت:

امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صوموا عاشوراء التاسع والعاشر فإنه يكفر ذنوب سنة.

”عاشوراء یعنی نو اور دس محرم کا روزہ رکھیں، یہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

(تہذیب الاحکام: ۴/۲۹۹ ح: ۹۰۵، الاستبصار: ۲/۱۳۴ ح: ۴۳۷، انظر وسائل الشیعہ لحر العاملی: ۱۰/۴۵۷ ح: ۱۳۸۳۹ طبع مؤسسہ آل البیت لاحیاء التراث)

اس کی سند اصولِ شیعہ کے مطابق صحیح ہے۔

معروف شیعہ محقق ابو القاسم الخوئی (۱۴۱۳ھ) نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(المستند فی شرح العروۃ الوثقی، موسوعۃ الخوئی: ۲۲/۳۳۱)

دوسری روایت:

سیدنا جعفر الصادق اپنے والد سیدنا ابو جعفر محمد الباقر رحمہا اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

صيام يوم عاشوراء كفارة سنة.

”عاشوراء (دس محرم) کا روزہ، سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔“

(تہذیب الاحکام: ۴/۳۰۰ ح: ۹۰۷، الاستبصار: ۲/۱۳۴ ح: ۴۳۷، انظر وسائل الشیعہ: ۱۰/۴۵۷ ح: ۱۳۸۴۹)

علامہ الخوئی نے اس روایت کی توثیق کی ہے۔ (المستند فی شرح العروۃ الوثقی، موسوعۃ الخوئی:۲۲/۳۱۶)

شیعہ علماء کی آراء

شیعہ علماء کے اس روزے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

پہلا قول:

بعض نے اسے حرام کہا اور مذکورہ بالا روایات کو تقیہ پر محمول کیا ہے، جیسا کہ یوسف البحرانی (۱۱۸۶ھ) نے اس کی ممانعت پر بعض روایات نقل کرنے کے بعد لکھا:

لايخفى عليك ما في دلالة هذه الأخبار من الظهور والصراحة في تحريم صوم هذا اليوم مطلقا.

"ان روایات میں جس وضاحت و صراحت کے ساتھ اس روزے کے مطلقا حرام ہونے پر دلالت ہے وہ آپ سے مخفی نہیں۔"

پھر مزید لکھا:

أما خبر القداح وخبر مسعدة بن صدقة الدال كل منهما على أن صومه كفارة سنة والأمر بصومه كما في ثانيهما فسبيلها الحمل على التقية.

"باقی رہی عبداللہ بن میمون القداح اور مسعدہ بن صدقہ کی روایات (یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا باقر رحمہ اللہ کا قول) جن میں سال کے گناہوں کے کفارے کا تذکرہ ہے اور روزے کا حکم ہے جیسا کہ سیدنا علی والی روایت میں ہے تو اس سے نکلنے کا راستہ یہ ہے کہ اسے تقیہ پر محمول کر لیا جائے۔"
(الحدائق الناظرۃ فی احکام العترۃ الطاہرۃ:۱۳/۳۷۶)

حالانکہ ممانعت کی جن روایات کی بنیاد پر یہ قول اختیار کیا گیا ہے، ان میں سے کوئی ایک بھی روایت شیعہ اصول کے مطابق صحیح نہیں، اسی لیے شیعہ محقق علامہ ابو القاسم الموسوی الخوئی نے ان تمام روایات کی استنادی حیثیت واضح کی ہے اور خلاصہ کلام یوں لکھا ہے:

فالروايات الناهية غير نقية السند برمتها، بل هي ضعيفة بأجمعها فليست لدينا رواية معتبرة يعتمد عليها... الخ.

"عاشوراء کے روزے سے ممانعت کے متعلق روایات استنادی سے غیر صحیح، بلکہ مجموعی طور پر تمام کی تمام ضعیف ہیں اور اس سلسلے میں ہمارے پاس ایک بھی روایت نہیں جس پر اعتماد کیا جا سکے"... الخ

(موسوعۃ الخوئی شرح العروۃ:۲۲/۳۱۶)

دوسرا قول:

بعض نے تحریم کی بجائے کراہت کا قول اختیار کیا ہے، جیسا کہ محمد الطباطبائی الیزدی (۱۳۳۷ھ) نے اسے مکروہ روزوں میں ذکر کیا ہے۔ (العروۃ الوثقی:۳/۶۶۰، طبع مؤسسہ النشر الاسلامی)

تیسرا قول:

جبکہ دیگر شیعہ علماء کے مطابق غمِ حسین رضی اللہ عنہ میں عاشوراء کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

(شرائع الاسلام از محقق الحلی:۱/۱۵۴، طبع انتشارات الاستقلال تہران)

بلکہ بعض شیعہ محققین نے اس کے مستحب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔

(جواهر الکلام لمحمد حسن النجفی:۱۷/۱۰۵ طبع دار الکتب تہران، غنیۃ النزوع لابن زهرۃ الحلبی، ص:۱۴۹، طبع مؤسسۃ الامام الصادق للتحقیق والتالیف)

محمد بن الحسن الطوسي (۴۶۰ھ) نے اپنے شیخ المفید (۴۱۳ھ) سے نقل کیا ہے:

أن من صام يوم عاشوراء على طريق الحزن بمصاب آل محمد والجزع لما حل بعترته فقد أصاب، ومن صامه على ما يعتقد فيه مخالفونا من الفضل في صومه والتبرك به والاعتقاد لبركته وسعادته فقد أثم وأخطأ.

”جس نے عاشوراء کے دن آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچنے والی مصیبت کے غم اور اہل بیت کی تکلیف پر جزع کرتے ہوئے روزہ رکھا تو اس نے بالکل درست کیا اور جس نے ہمارے مخالفین کے عقیدے کے مطابق اس کی فضیلت و تبرک اور برکت و سعادت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس دن روزہ رکھا اس نے غلط کیا اور گناہ گار ٹھہرا۔“

(الاستبصار فیما اختلف من الاخبار: ۲/۱۳۶-۱۳۵، طبع دار الکتب الاسلامیہ تہران)

محمد بن علی الموسوی (۱۰۰۹ھ) نے بھی اس قول کی تائید کی ہے۔

(مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام: ۶/۲۶۷)

وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت و إليه أنيب.

حافظ محمد طاہر بن محمد

۱۰ ستمبر ۲۰۱۹ء / ۱۱ محرم ۱۴۴۱ھ شارجہ

03039792073